علمائے اہلِ حدیث کا ذوق تصوف

پسند فرمودہ

فضیلۃ الشیخ ذہبی دوراں، آیت من آیت اللہ، بابائے تاریخ، مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ

فضیلۃ الشیخ ولی باکمال یادگار اسلاف حضرت مولانا صوفی عائش محمد حفظہ اللہ تعالیٰ (خادم خاص ولی کامل مولانا صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ)

فضیلۃ الشیخ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد الیاس اثری حفظہ اللہ تعالیٰ

فضیلۃ الشیخ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید ہزاروی حفظہ اللہ (ستائیس سال ولی کامل مولانا صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنے والے)

فضیلۃ الشیخ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ حمید اللہ اعوان صاحب حفظہ اللہ پڑپوتے حضرت عارف باللہ زبدۃ العارفین مولانا غلام رسول رحمہ اللہ تعالیٰ

فضیلۃ الشیخ یادگار اسلاف، نشانی غزنوی خاندان مولانا جنید غزنوی حفظہ اللہ تعالیٰ

فضیلۃ الشیخ یادگار اسلاف نشان تصوف حضرت مولانا ڈاکٹر حماد اللہ لکھوی حفظہ اللہ تعالیٰ ڈبل LLB،M.A (PHD)

مرتب فضیلۃ الشیخ حضرت حکیم محمد طارق محمود چغتائی مجذوبی حفظہ اللہ تعالیٰ

قد افلح من زکّٰها (سورۃ الشمس آیت 9)　　قد افلح من تزکّٰی (سورۃ الاعلیٰ آیت 14)

" الاحسان " ان تعبد اللہ کانک تراہ (رواہ البخاری ومسلم)

علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف

پسند فرمودہ

- ذہبی دوراں، آیت من آیت اللہ، بابائے تاریخ، مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ
- ولی باکمال یادگار اسلاف حضرت مولانا صوفی عائش محمد حفظہ اللہ تعالیٰ (خادم خاص ولی کامل مولانا صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ)
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد الیاس اثری حفظہ اللہ تعالیٰ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید ہزاروی حفظہ اللہ (ستائیس سال ولی کامل مولانا صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنے والے)
- شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی حفظہ اللہ
- حضرت مولانا حافظ حمید اللہ اعوان صاحب حفظہ اللہ پڑپوتے حضرت عارف باللہ زبدۃ العارفین مولانا غلام رسول رحمہ اللہ تعالیٰ
- یادگار اسلاف، نشانی غزنوی خاندان مولانا جنید غزنوی حفظہ اللہ تعالیٰ
- یادگار اسلاف نشان تصوف حضرت مولانا ڈاکٹر حماد اللہ لکھوی حفظہ اللہ تعالیٰ ڈبل LLB،M.A (PHD)

مرتب

فضیلۃ الشیخ حضرت حکیم محمد طارق محمود چغتائی مجذوبی حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر

دفتر مرکز روحانیت وامن 78/3 قرطبہ چوک، نزد قرطبہ مسجد، مزنگ چونگی لاہور

042-37552384

نام کتاب ______ علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف (جلد اول)

مرتب ________ فضیلۃ الشیخ حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر _________ دفتر مرکز روحانیت وامن 78/3 قرطبہ چوک، نزد قرطبہ مسجد، مزنگ چونگی لاہور

سن اشاعت _____ اگست 2013ء

قیمت _________ =/2100

خط و کتاب کا پتہ

دفتر مرکز روحانیت وامن 78/3 قرطبہ چوک، نزد قرطبہ مسجد، مزنگ چونگی لاہور

042-37552384,37597605,37586453

کتاب مکمل خلوص خیر خواہی اور پاکیزہ تصوف کے سچے جذبے کو سامنے رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ لہٰذا خلوص سے پڑھیں، پھیلائیں اور اگر اس ضمن میں آپ کے پاس کوئی مواد ہو تو ضرور عنایت فرمائیں۔

حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ، آیات اور احادیث میں کوئی غلطی نہ ہو، لیکن پھر بھی ہم ہر پل اپنے آپ کو قابل اصلاح سمجھتے ہیں۔ آپ کی تحقیقی نظر کہیں بھی کوئی غلطی یا قابل اصلاح پہلو کی طرف جائے اطلاع کیجئے، شکر گزار رہیں گے۔

مولانا موضع مذکور میں کچھ روز رہے، اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبدالاول صاحب رحمہ اللہ غزنوی مرحوم امرتسر واپس گئے، بعدازاں کئی بار لکھو کے میں تشریف لائے اور ایک بار ہمارے کتب خانہ سے تفسیر ابن کثیر اور تفسیر فتح البیان بھی عاریۃً لے گئے تھے چنانچہ حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب رحمہ اللہ کا خط قلمی بھی ہمارے کتب خانہ میں موجود تھا، جس میں آپ نے تفسیر مذکور کی واپسی کا ذکر کیا ہوا تھا اور دیگر چند امور سلوک کا استفسار بھی تھا اور ذکر اسم ذات سے اپنی طبع پر خاص اثر کا ذکر بھی درج تھا۔ افسوس کہ یہ خط میں نے ہمیشہ کتب خانہ میں محفوظ رکھا تھا مگر تقسیم ہندو پاکستان میں جہاں سارا کتب خانہ ضائع ہوا یہ خط بھی ضائع ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔''

(ہفت روزہ ''اہلحدیث'' سوہدرہ: ۸ مارچ ۱۹۵۵ء)

ہم علمائے اہلحدیث بیعت اصلاح کے قائل ہیں......! ہفت روزہ اہلحدیث سوہدرہ مولانا عبدالمجید ہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا اور ''اہلحدیث'' امرتسر کا نقش ثانی۔ اس خط کو نقل کرنے سے قبل مولانا عبدالمجید خادم رحمہ اللہ نے ایک مختصر نوٹ بھی تحریر کیا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے بھی یہاں نقل کر دیا جائے۔ وھو ہذا:

> ''مندرجہ ذیل مکتوب مولانا محمد علی صاحب لکھوی رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ سے ارسال فرمایا ہے، چونکہ اس میں حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب مرحوم کی بیعت کا ذکر ہے اس لیے اسے شائع کیا جا رہا ہے تاکہ احباب کو معلوم ہو کہ مولانا مرحوم جہاں اتنے مشہور صحافی، بہترین لیکچرار اور رئیس المناظرین واقع ہوئے تھے وہاں ایک عابد، ذاکر اور صوفی منش بھی تھے۔ نیز جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اہلحدیث بیعت کے قائل نہیں ہیں وہ سن لیں کہ ہمارے اسلاف وعلماء اکثر بیعت کے قائل تھے۔'' (ہفت روزہ ''اہلحدیث'' سوہدرہ: ۸ مارچ ۱۹۵۵ء)

کرامت اور الہام ربانی سے مشرف بزرگ:۔ مولانا محی الدین عبدالرحمٰن بڑے عابد وزاہد، شب زندہ دار اور صاحب کرامت بزرگ تھے، ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص تھی۔ رویائے صادقہ اور الہام ربانی سے مشرف کیے جاتے تھے۔ بقول کسے: ''فاروقی قامت، علوی جسامت، صدیقی جلالت اور عثمانی حلاوت رکھتے تھے اور (بسطة فی العلم والجسم) کے حامل تھے۔''

نماز کا خشوع وخضوع:۔ مولانا نماز نہایت خشوع وخضوع سے پڑھا کرتے تھے مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ رقمطراز ہیں:

> ''حضرت مولانا کی نماز کی طوالت، رکوع وسجود کی اطمینان وسکون سے ادائی اور خشوع وخضوع کی اس نواح میں بڑی شہرت تھی۔ اس ضمن میں ایک لطیفہ بھی سننے میں آیا تھا۔ اگر بزرگوں کے تذکرے میں لطیفہ بیان کرنے کو سوءِ ادب نہ قرار دیا جائے تو عرض کروں:
>
> کہتے ہیں کسی شخص کا اونٹ گم ہو گیا تھا، وہ اونٹ تلاش کرتا کرتا لکھو کے آیا تو دیکھا کہ لوگ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ اسے نماز پڑھنے کی عادت نہ تھی، تاہم وہ اس خیال سے نماز میں شامل ہو گیا کہ نماز کے بعد لوگوں سے اونٹ کے بارے میں دریافت کرے گا۔ جماعت مولانا محی الدین عبدالرحمان صاحب رحمہ اللہ کرا رہے تھے، وہ سجدے میں گئے تو سجدہ اس درجہ طویل تھا کہ اس شخص کیلئے امام کا ساتھ دینا مشکل ہو گیا، اور اُٹھ کر چلا گیا...... چھ مہینے بعد اس کی ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔
>
> پوچھا: کہاں کے رہنے والے ہو؟۔ جواب دیا: لکھو کے کا......! پوچھا: تمہارے امام صاحب سجدے سے اُٹھے یا نہیں؟
>
> یہ تو ایک لطیفہ تھا، ممکن ہے واقعہ بھی ہوا اور اسی طرح پیش آیا۔ ویسے بھی ہم گناہگاروں کا گزارا لطیفوں ہی پر ہے۔ ہم لطیفے سنتے اور آگے بیان کرتے رہتے ہیں...... لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ انتہائی عبادت گزار اور نہایت پرہیزگار بزرگ تھے۔ بارگاہ خداوندی سے انہیں علم کی بے پناہ دولت سے نوازا گیا تھا اور خوف وخشیت اور انابت الی اللہ کی متاع بے بہا بھی ان کے حصے آئی تھی۔'' (بزم ارجمنداں: ۲۱۰)

مولانا کے نزدیک نماز کی ادائیگی خشوع وخضوع کے ساتھ ضروری تھی، علامہ وحید الزماں لکھنوی لکھتے ہیں:

''ہمارے شیخ، اتقی زماں مولوی عبدالرحمان صاحب لکھوکے فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص نماز کے معنی نہیں جانتا، اس کی نماز نہیں ہوتی، یہاں تک کہ جو شخص اس مسئلے میں ان کے خلاف پر اصرار کرتا تو اس سے مباہلے پر تیار ہو جاتے۔''

(تسہیل القاری ترجمہ صحیح بخاری، پارہ پنجم: ۱۴۰-۱۴۱ بحوالہ بزم ارجمنداں: ۲۱۰ بحوالہ اصحاب علم وفضل، ص: ۲۳۰ تا ۲۳۴)

مدعی نبوت کو ایک صوفی کا چیلنج:۔ مرزا نے اپنے زمانہ ابتدائے نبوت ہی میں علمائے اسلام کو خوب تحدی (چیلنجز) دی مگر خود عین وقت پر فرار کی راہ اختیار کی۔ مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ مرزا کے اولین ناقد ومحتسب تھے انہوں نے آخری وقت تک مرزا کا تعاقب کیا لیکن مرزا نے ہر دفعہ چور دروازے تلاش کر لیے، بڑی بڑی ذلت آمیز ناکامیوں کے باوجود وہ اپنی ''عادات'' سے باز نہ آیا۔ اس کے ابتدائی دور کا قصہ ہے کہ اس نے اپنی کتاب میں علمائے اسلام کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔

''اگر آپ سچے ہیں تو آپ کی سچائی کا نشان یا کوئی اعلیٰ درجہ کی پیش گوئی جو راستبازوں کو ملتی ہے آپ کو دی جائے۔ ایسے ہی دوسری طرف میں بھی توجہ کروں گا، اور مجھے خدا کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ نے اس طور سے میرا مقابلہ کیا تو میری فتح ہوگی، میری اس تحریر کے مخاطب مولوی محی الدین عبدالرحمان لکھوکے والے اور میاں عبدالحق غزنوی اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی عبدالجبار غزنوی امرتسری اور مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی ہیں اور باقی انہیں کے زیرِ اثر آ جائیں گے۔'' (روحانی خزائن جلد۳ ازالۂ اوہام حصہ دوم ص ۲۵۷-۲۵۸ بحوالہ ہفت روزہ، الاعتصام، لاہور: ۶ اپریل ۲۰۰۱ء)

اس دعوے کے جواب میں مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے اپنے اخبار ''اشاعة السنة'' میں مرزا کی خوب خبر لی اور اسی پر اکتفاء نہ کیا بلکہ ایک صوفی بزرگ کی طرف سے یہ اعلان بھی اپنے رسالے میں شائع کر دیا:

''اگر مرزا صاحب کو درگاہ خداوندی میں اپنے مقبول ہونے اور علمائے اسلام کے مردود ہونے کا زعم ہے تو اس کو واجب ہے کہ کوئی ایسی کرامت دکھائے جو اس کے دعویٰ کی مصدق ہو۔ کرامت ایسی ہونی چاہیے جس کو روئے زمین کے طبیعی وفلاسفر بھی کرامت تسلیم کر لیں اور دکھانے سے پہلے یہ ضروری شرط ہے کہ اس کے جزوی وکلی حالات ایسی وضاحت سے مشتہر کیے جائیں کہ عوام وخواص، جاہل وعالم ہر شخص اس کی کیفیت اور صورت واقعہ اچھی طرح سمجھ لے۔ حتیٰ کہ سمجھنے اور دیکھنے میں اس کی کیفیت کے اندر کسی کو اختلاف نہ ہو۔ اگر مرزا صاحب اس شرط کے ساتھ کوئی آسمانی کرامت ونشانی دس ہفتہ میں دکھلا دے تو اس کی بڑی نوازش ہوگی اور اگر اس معیاد کے اندر ایسی کرامت دکھلانے سے عاجز آ جائے تو اس کے اعتراف عجز کے بعد انشاء اللہ العزیز میں وہی کرامت اور آسمانی نشانی جو مرزا طلب کرے گا دس کی بجائے پانچ ہی ہفتہ کے اندر دکھلا دوں گا اور ایسی آسمانی نشان دیکھنے کے بعد مرزا پر صرف یہ واجب ہوگا کہ وہ اپنے مبتدعانہ عقائد سے توبہ کرے گا اور توبہ نامہ شائع کر دے گا۔'' (ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور: ۶ اپریل ۲۰۰۱ء)

یہ اعلان مرزا صاحب کیلئے ایک تازیانہ ثابت ہوا، پہلے پہل تو مرزا نے ان صوفی بزرگ کے وجود ہی کا انکار کر دیا، تاہم ایک طرف انہیں اپنی چلتر بازیوں کیلئے نت نئے بہانوں کی تلاش ہوئی اور دوسری طرف یہ دھڑکا لگا رہا کہ کہیں مولانا بٹالوی ان صوفی بزرگ سمیت قادیان نہ آدھمکیں۔ چنانچہ اس ''خطر عظیم'' کے سد باب کیلئے جون ۱۸۹۲ء میں چھپنے والے جواب نشان آسمانی میں (جو روحانی خزائن ج ۴ کے ص ۳۹۵-۳۹۶ پر موجود ہے) مقابلے کو مزید شرائط سے مشروط کر دیا اور فرمایا کہ میں ان صوفی صاحب سے تب ہی مقابلہ کروں گا جب وہ دو ایسی پیش گوئیاں پیش کریں گے جو ان کے حق میں گزشتہ ادوار کے اولیاء کرام نے فرمائی ہوں۔ (حوالۂ مذکور)۔

قارئین گرامی یہ تھی اس ''مناظرۂ نشان آسمانی'' کی روداد جو عملاً وقوع پذیر نہ ہوسکی۔تاہم یہ سوال بہت اہم ہے کہ وہ صوفی بزرگ کون تھے؟ جنہوں نے مرزا کی اس ہرزہ سرائی کا جواب دینا ضروری خیال کیا۔حضرت مولانا غلام نبی الربّانی سوہدروی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے مولانا بٹالوی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ وہ صوفی صاحب کون تھے جن کا چیلنج ''اشاعۃ السنۃ'' میں بسلسلہ آسمانی نشان شائع ہوا تھا؟ مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے جواب میں بتایا تھا کہ وہ بزرگ مولانا محی الدین عبدالرحمان لکھوی رحمہ اللہ تھے۔

(سوانح عمری مولانا عبداللہ غزنوی ص ۷۴-۷۹ بحوالہ ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور:۶ اپریل ۲۰۰۱ء)

مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ کے الہامات

مولانا محی الدین عبدالرحمان رحمہ اللہ صاحب الہام بزرگ تھے، بڑے عابد، زاہد اور ذاکر تھے، کثرت سے ذکر واذکار کرتے تھے، اللہ رب العزت کی جانب سے ملنے والی راہنمائی کو وہ عامہ اہل اسلام تک پہونچانا ضروری سمجھتے تھے، چنانچہ ان کا ایک خط بنام اہل اسلام ''مرزائی لٹریچر'' میں بایں الفاظ محفوظ ہے۔

''بسم الله الرحمن الرحیم ...... حامداً و مصلیاً''

امابعد! از عبدالرحمان محی الدین بجمیع اہل اسلام عرض یہ ہے کہ اس عاجز نے دعا کی یا خبیرا خبرنی مرزا کا کیا حال ہے۔خواب میں یہ الہام ہوا ان فرعون وهامان و جنودهما كانوا خاطئین ...... و ان شانئك هو الابتر ۔مرزا صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ یہ الہام محتمل المعانی ہے اور اس میں میرا نام نہیں اور بڑے زور سے دعویٰ کیا میرے نام سے الہام نہ بخشا جائے گا اور ہر دو الہام مذکورہ ماہ صفر کو ہوئے تھے۔جب مرزا کا جواب آ گیا، بعد ازاں ماہ صفر کو یہ الہام خواب میں ہوا۔''مرزا صاحب فرعون''......الحمدلله علی ذلك اب مرزا کا دعویٰ بھی غلط ہو گیا اور مرزا صاحب مراد کو پہنچ گئے اور جس وقت مجھ کو یہ پہلا الہام ہوا تھا بیدار ہوتے ہی یہ تعبیر دل میں آئی کہ فرعون مرزا صاحب ہیں اور ہامان نور دین۔مجھے اہل اسلام کی خیر خواہی کیلئے اطلاع دینی ضروری تھی۔'' (العبد عبدالرحمان محی الدین لکھو کے بقلمہ بتاریخ ۲۱ ماہ ربیع الاوّل ۱۳۱۲ھ، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۳۶۷-۳۶۸ بحوالہ تحریک ختم نبوت حصہ اوّل ''۱۸۹۱ء-۱۸۹۶ء'':۳۴۵)، (اصحاب علم وفضل، ص:۲۳۵ تا ۲۳۷)

عازم حرمین ہونے سے قبل کا الہام:۔ مولانا محی الدین عبدالرحمان رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند محمد علی ابھی صرف چار برس کے تھے کہ مولانا موصوف کو الہام ہوا (یاایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی) (الفجر:۲۷-۳۰) اس الہام کے بعد مولانا عازم حرمین شریفین ہوئے۔مدینہ منورہ پہنچ کر زیارت روضہ نبوی ﷺ کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ والی دعا:''اللهم ارزقنی شهادة فی سبیلك واجعل موتی ببلد رسولك ''خشوع وخضوع سے کی جو بارگاہ الٰہی میں سند قبولیت سے سرفراز ہوئی اور مولانا نے ۱۵ ذیقعد ۱۳۱۳ھ کو بروز جمعۃ المبارک مدینۃ النبی ﷺ میں بحالت سجدہ وفات پائی اور جنت البقیع میں محو استراحت ہوئے۔اللهم اغفرله و ارحمه۔(اصحاب علم وفضل، ص:۲۴۳)

مولانا سید ابوالمنصور ناصر الدین دہلوی رحمہ اللہ کا ذوق تصوف (۱۲۳۷ھ-۱۳۲۰ء)

تعارف:۔ مولانا سید ابوالمنصور ناصر الدین دہلوی رحمہ اللہ اپنے وقت میں علوم مذاہب کے ماہر اور فن مناظرہ کے امام تھے۔تردید عیسائیت میں ان کی خدمات گوناگوں کا دائرہ نوع بنوع بہت وسیع ہے۔

مولانا ابوالمنصور خانوادۂ سادات کے فرد فرید تھے سلسلہ نسب قاضی سید عبدالغفور داعی پوری قنوجی کے توسط سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔مولانا نے اپنی تفسیر "تبجیل التنزیل" کے آغاز میں اپنا نام مختصر سلسلہ نسب کے ساتھ ان الفاظ میں لکھا ہے:

''محمد ابوالمنصور ابن جناب سید محمد علی مغفور ابن عالی جناب سید فاروق علی قدس سرہ ابن سید حیدر علی ابن سید عبدالغفور قاضی پرگنہ سکت پور

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

Ruhani Khazain

Collection of The Books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani,

The Promised Mesiah and Mahdi (1835-1908) Peace be on him.

Computerized Edition
Published in 2008

Published by:
Nazarat Ishaat Rabwah, Pakistan

Printed by:
Zia-ul-Islam Press, Rabwah

ISBN: 81 7912 175 5

﴿۳۵۳﴾

اِس جگہ منصفین خیال کریں اور خدا تعالیٰ سے خوف کر کے سوچیں کہ کیا یہ علم غیب کسی انسان کی طاقت میں داخل ہے کہ خود افترا کر کے کہے کہ ضرور میرے گھر میں چوتھا لڑکا پیدا ہوگا اور ضرور ہے کہ فلاں شخص اُس وقت تک جیتا رہے گا اور پھر ایسا ہی ظہور میں آوے کیا دنیا میں اس کی کوئی نظیر موجود ہے کہ خدا نے کسی مُفتری کی ایسی تائید کی کہ دونوں پہلوؤں سے اُس کو سچا کر کے دکھلا دیا یعنی چوتھا لڑکا بھی دے دیا اور اُس وقت تک اُس کے دشمن کو پیشگوئی کے مطابق زندہ رہنے دیا۔ اور یاد رہے کہ یہ مباہلہ کی صدہا برکات میں سے ایک یہ برکت ہے جو مجھے دی گئی کہ خدا نے مباہلہ کے بعد تین لڑکے مجھے عطا فرمائے یعنی شریف[۱] احمد، مبارک[۲] احمد، نصیر[۳] احمد۔ اب ہم اگر عبد الحق کے ابتر ہونے کی بابت غلطی کرتے ہیں تو وہ بتلاوے کہ مباہلہ کے بعد اُس کے گھر میں کتنے لڑکے پیدا ہوئے اور وہ کہاں ہیں ورنہ کوئی پہلا لڑکا ہی ہمیں دکھلا دے۔☆ اگر یہ لعنت کا اثر نہیں تو اور کیا ہے اور میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ جیسا کہ عبد الحق مباہلہ کے بعد ہر ایک برکت سے محروم رہا اسی طرح اُس کے مقابل پر میرے پر خدا کا وہ فضل ہوا کہ کوئی دنیا اور دین کی برکت نہیں جو مجھے نہیں ملی اولاد میں برکت ہوئی کہ بجائے دو کے پانچ ہو گئے۔ مال میں برکت ہوئی کہ کئی لاکھ روپیہ آیا۔ عزّت میں برکت ہوئی کہ کئی لاکھ انسان نے میری بیعت کی۔ خدا کی تائید میں برکت ہوئی کہ صدہا نشان میرے لئے ظاہر ہوئے۔

۱۶۰۔نشان- اس وقت مولوی عبد الرحمٰن محی الدین لکھو کے والے کا اپنی قلم سے لکھا ہوا ایک خط میرے ہاتھ میں ہے جس کو اسی وقت میرے دوست فاضل جلیل مولوی حکیم نور دین صاحب نے مجھ کو دیا ہے اور میں اس کو اپنے خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں اِس لئے اصل خط دستخطی مولوی صاحب مذکور کی نقل ذیل میں لکھتا ہوں

☆اس پیشگوئی کے مطابق جو انوار الاسلام میں چھپ چکی ہے عبد الحق کے گھر میں آج تک کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا کیونکہ انوار الاسلام میں مَیں نے صاف طور پر یہ پیشگوئی کی ہے کہ عبد الحق گو ہزار کوشش کرے دعا کرے اولاد نرینہ سے محروم رہے گا۔ سو وہی بات ہو گئی۔ منہ

اور بعد میں ظاہر کروں گا کہ وہ کیونکر میرے لئے نشان ہے اور وہ خط یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ــــ حامدًا وَ مصلّیًا

امّا بعد از عبد الرحمٰن محی الدین بجمیع اہلِ اسلام عرض یہ ہے کہ اس عاجز نے دعا کی کہ یا خبیر اخبرنی مرزا کا کیا حال ہے خواب میں یہ الہام ہوا ان فرعون وھامان و جنودھما کانوا خاطئین. وان شانئک ھو الا بتر.☆ مرزا صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ یہ الہام محتمل المعانی ہیں اس میں میرا نام نہیں اور بڑے زور* دعویٰ کیا کہ میرے نام سے الہام نہ بخشا جائے گا۔ ہر دو الہام مذکور ماہ صفر کو ہوئے تھے۔ جب مرزا کا جواب آ گیا بعد

﴿۳۵۴﴾

☆ بہت لوگ اپنی خوابوں کے نا سمجھنے کی وجہ سے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں مولوی عبد الرحمٰن محی الدین صاحب کی یہ دُعا اِس بناء پر تھی کہ مرزا کو جو مولوی نذیر حسین دہلوی اور اُن کے شاگرد مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی اور اُن کے باقی جنود نے کافر قرار دیا ہے کیا وہ حقیقت میں کافر ہے خدا کے نزدیک اس کا کیا حال ہے تب اس کے جواب میں (اگر ہم محی الدین کے الہام کو سچا سمجھ لیں) خدا نے فرمایا انّ فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین. پس ہم اس الہام کے یہ معنے کریں گے کہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے دو مولویوں کو جو تکفیر کے بانی تھے فرعون اور ہامان قرار دیا اور فرمایا کہ وہ دونوں اور اُن کے متبعین تکفیر میں خطا پر تھے اور استعارہ کے رنگ میں سب سے اول کفر کا فتویٰ دینے والے کو فرعون قرار دیا اور جس نے استفتا لکھا تھا اس کو ہامان ٹھہرا دیا اور باقی ہزار ہا مولوی وغیرہ جو پنجاب اور ہندوستان میں ان کی اس تکفیر میں پیرو ہوئے اُن کو ان کا لشکر قرار دیا۔ اگر مولوی محی الدین بدقسمت نہ ہوتا تو یہ معنے بہت صاف تھے کیوں فرعون اور ہامان کا طریق انہیں لوگوں نے اختیار کیا تھا جو بغیر تحقیق کے مجھے نابود کرنے کے درپے ہو گئے اور میرے پر ایک طوفان برپا کر دیا تھا اور اِس پر ایک اور دلیل یہ ہے کہ براہین میں آج سے چھبیس۲۶ برس پہلے ان دونوں صاحبوں کو بطور پیشگوئی کے فرعون اور ہامان کہا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ و ۵۱۱ میں یہ عبارت

---

* زور کے آگے لفظ سے چاہیے تھا جو کہ راقم کی تحریر میں نہیں اس لئے نہیں لکھا گیا۔ منہ

﴿۳۵۵﴾

ازاں ماہ صفر کو یہ الہام خواب میں ہوا مرزا صاحب **فرعون الحمدللّٰہ علٰی ذالک** اب مرزا کا دعویٰ بھی غلط ہو گیا اور مرزا صاحب مراد کو پہنچ گئے اور جس وقت مجھ کو پہلا الہام ہوا تھا بیدار ہوتے ہی یہ تعبیر دل میں آئی کہ فرعون مرزا صاحب ہیں اور ہامان نوردین مجھے اہل اسلام کی خیر خواہی کے لئے اطلاع دینی ضرور تھی۔

ہُن تُوں بھی حق کہن دے اُتّے لک بنّہیں بھراوا اہلِ نفاق بلائیں بُریاں لوکاں دین بُھلاوا

العبد

عبدالرحمٰن محی الدین لکھو کے بقلمہٖ بتاریخ ۲۱/ ماہ ربیع الاوّل ۱۳۱۲ھ

یہ ہے خط مولوی عبدالرحمٰن محی الدین کا اور بعد نقل کے بخدمت مکرمی مولوی حکیم نوردین صاحب واپس کیا گیا۔ مولوی صاحب موصوف اس کو حفاظت سے رکھیں گے جس کا جی چاہے دیکھ لے

بقیہ حاشیہ

﴿۳۵۵﴾

ہے۔ واذ یمکربک الذی کفر☆ اوقِدْ لِیْ یا ھامان لعلّی اطلع علٰی الٰہِ موسٰی وانّی لاظنّہٗ مِنَ الکاذبین. تبّت یدا ابی لھب و تب. ما کان لہٗ ان ید خل فیھا الّا خائفا. وما اصابتک فمن اللّٰہ الفتنۃ ھٰھُنَا فاصبر کما صبر اولوالعزم. الا انّھا فتنۃ من اللّٰہ. لیحبّ حبّا جمّا. حبًّا من اللّٰہ العزیز الاکرم عطاءً غیر مجذوذ ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۰ و صفحہ ۵۱۱ ترجمہ یاد کرو وہ زمانہ جبکہ ایک فرعون تجھے کافر ٹھہرائے گا اور اپنے رفیق ہامان کو کہے گا کہ تو تکفیر کی آگ بھڑکا دے یعنی ایسا تیز فتویٰ لکھ کہ لوگ اُس فتوے کو دیکھ کر اُس شخص کے دشمن جانی ہو جائیں اور کافر سمجھنے لگیں تا کہ میں دیکھوں کہ اس موسیٰ کا خدا اس کی کچھ مدد کرتا ہے یا نہیں اور میں تو اس کو جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ ابی لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے جن سے اُس نے فتویٰ لکھا تھا اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا اُس کو نہیں چاہیئے تھا کہ

حاشیہ

☆ یاد رہے کہ اس وحی الٰہی میں دونوں قراءتیں ہیں کَفَر بھی اور کَفّر بھی۔ اور اگر کفر کی قراءت کی رو سے معنے کئے جائیں تو یہ معنی ہوں گے کہ پہلے شخص مستفتی میرے پر اعتقاد رکھتا ہوگا اور معتقدین میں داخل ہوگا۔ اور پھر بعد میں برگشتہ اور منکر ہو جائے گا۔ اور یہ معنی مولوی محمد حسین بٹالوی پر بہت چسپاں ہیں جنہوں نے براہین احمدیہ کے ریویو میں میری نسبت ایسا اعتقاد ظاہر کیا کہ اپنے ماں باپ بھی میرے پر فدا کر دیئے۔ منہ

﴿۳۵۶﴾

اِس الہام میں انہوں نے اپنے خیال میں مجھ کو فرعون قرار دیا ہے جیسا کہ خود انہوں نے اس خط میں اس کی تصریح کی ہے لیکن تعجب کہ کیسے بڑے ادب سے خدا نے مجھ کو پکارا ہے کہ مرزا نے نہیں کہا بلکہ میرزا صاحب کہا ہے چاہیئے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ سے ادب سیکھیں اور پھر دوسرا تعجب یہ کہ باوجود اس کے کہ میری طرف سے یہ درخواست تھی کہ الہام میں میرا نام ظاہر کیا جائے مگر پھر بھی خدا کو میرا نام لینے سے شرم دامنگیر ہوگئی اور شرم کے غلبہ نے میرا نام زبان پر لانے

بقیہ حاشیہ

اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے اور جو تکلیف تجھے پہنچے گی وہ تو خدا کی طرف سے ہے اس فتویٰ سے تیرے پر ایک فتنہ برپا ہو جائے گا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ یاد رکھ کہ یہ تکفیر کا فتنہ خدا کی طرف سے ظاہر ہوگا تا وہ تجھ سے بہت پیار کرے۔ یہ اُس کریم کا پیار ہے جو عزیز اور بزرگ ہے اور یہ وہ عطا ہے کہ کبھی واپس نہیں لی جائے گی۔ اب اس جگہ آنکھ کھول کر دیکھ لو کہ خدا نے مجھے اس جگہ موسیٰ ٹھہرایا اور مستفتی اور مفتی کو فرعون اور ہامان ٹھہرایا اور مولوی محی الدین نے تو یہ الہام ۱۳۱۲ھ میں ظاہر کیا جیسا کہ اُن کے خط کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے۔ پس بموجب مقولہ مشہورہ کہ **الفضل للمتقدم** زیادہ اعتبار کے لائق یہی الہام ہے پھر اس کی تائید میں میری کتاب **ازالۃ الاوھام** کے صفحہ ۸۵۵ میں ایک اور وحی الٰہی ہے اور وہ یہ ہے **نرید ان ننزل علیک اسرارًا من السّماء و نمزّق الاعداء کل ممزّق و نری فرعون و ھامان وجنودھما ما کانوا یحذرون**۔ یعنی ہم ارادہ کرتے ہیں کہ تیرے پر آسمانی نشان نازل کریں گے اور اُن سے دشمنوں کو ہم پیس ڈالیں گے اور فرعون اور ہامان اور اُن کے جنود کو ہم وہ اپنے کرشمہ قدرت دکھائیں گے جن کے ظہور سے وہ ڈرتے تھے اب دیکھو اس جگہ بھی خدا تعالیٰ نے اوّل المکفرین کا نام فرعون اور ہامان رکھا اور یہ کتاب ۱۸۹۱ء میں چھپی ہے۔ پس یہ الہام بھی محی الدین کے الہام سے چار برس پہلے ہے کیونکہ اُن کے خط میں جس میں یہ الہام ہے ۱۳۱۲ ہجری لکھا ہے اور یہ ۱۸۹۱ء میں۔ پس جو مقدّم ہے اس کی رعایت مقدّم ہے اور مولوی محی الدین صاحب کے خط میں بتصریح موجود ہے کہ انہوں نے مجھے فرعون قرار دیا ہے اور اخویم حکیم نور دین صاحب کو ہامان قرار دیا ہے آپ موسیٰ صفات بنے ہیں مگر یہ تعجب کی بات ہے کہ فرعون اور ہامان تو اب تک زندہ ہیں اور موسیٰ اس جہان سے گذر گیا۔ چاہیئے تھا کہ الہامی تشبیہ کو پورا کرنے کے لئے ہمیں ہلاک کر کے مرتے مگر یہ کیا ہوا کہ آپ ہی ہلاک ہو گئے۔ کیا کوئی اس کا جواب دے سکتا ہے۔ منہ

﴿۳۵۷﴾

سے اُس کو روک دیا۔ کیا میرا نام مرزا صاحب ہے کیا دنیا میں اور کوئی مرزا صاحب کے نام سے پکارا نہیں جاتا۔ اور پھر تیسرا تعجب یہ کہ میں تو الہام کی رُو سے فرعون ٹھہرا اور محی الدین صاحب قائم مقام موسیٰ ہوئے۔ پس چاہیئے تھا کہ موسیٰ کی زندگی میں میں مر جاتا نہ کہ موسیٰ ہی ہلاک ہو جاتا۔ محی الدین صاحب کی بددعاؤں کا سلسلہ جاری تھا اور میری ہلاکت کے لئے وہ کئی الہام بھی دیکھ چکے تھے پھر یہ کیا ہوا کہ وہ سب الہام اُنہیں پر پڑ گئے اور میری جگہ وہ مر گئے کیا یہ عجیب نہیں ہے کہ جس کو انہوں نے فرعون قرار دیا تھا وہ تو اب تک زندہ ہے جو بول رہا ہے بلکہ ترقی پر ترقی کر رہا ہے مگر وہ جو موسیٰ کے مشابہ اپنے تئیں سمجھتا تھا وہ کئی سال ہو گئے کہ اس دنیا سے گذر گیا اور اب اُس کا زمین پر نام ونشان نہیں یہ کیسا موسیٰ تھا کہ فرعون کے سامنے ہی اِس جہان کو چھوڑ گیا پھر دوسرا الہام محی الدین صاحب کا یہ بھی تھا کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی تیرا بدگو تباہ کیا جائے گا اور لاولد رہے گا اور لاولد مرے گا۔ اِس الہام میں اُن کے خیال میں میری ہلاکت اور تباہی اور لاولد مرنے کی طرف اشارہ تھا۔☆ سو الحمدللہ کہ میں اب تک زندہ ہوں۔ میاں محی الدین صاحب قریباً دس برس ہوئے ہیں کہ فوت ہو گئے اور اُن کے اِس الہام کے بعد میرے تین بیٹے اور ہوئے اور اگر اس الہام کے بعد محی الدین صاحب کے گھر میں بھی کوئی لڑکا ہوا ہے جو زندہ ہے تو میں عہد کرتا ہوں کہ مَیں اُن کی بیوی کو ایک سَو روپیہ نقد دوں گا ورنہ ظاہر ہے کہ یہ الہام اُن کا اُنہیں پر صادق آیا میں نے معتبر ذریعہ سے یہ سُنا ہے کہ اس الہام کے بعد کوئی لڑکا نہیں ہوا بلکہ ایک جوان لڑکا مر گیا اور صرف ایک

﴿۳۵۷﴾

☆ مباہلہ کا صرف یہی اثر نہیں کہ مولوی محی الدین صاحب اپنی اس دعا کے بعد کہ انّ شانئک ھو الابتر ۔خود مر گئے اور ایک لڑکا اٹھارہ۱۸ برس کا مر گیا بلکہ میں نے بعض عورتوں کو اُن کے گھر میں بھیج کر دریافت کیا ہے کہ ان کی بیوی خود اپنی زبان سے کہتی ہے کہ اس بددعا کے بعد اُن کے گھر کا تختہ اُلٹ گیا۔ مولوی محی الدین بہت جلد مکہ اور مدینہ کی راہ میں فوت ہو گئے اور اس قدر تنگی اور تکلیف دامنگیر ہوئی کہ اب صرف گداگری پر گذارہ ہے چند دیہات سے بطور گدائی آٹا لاتے ہیں تو اس سے پیٹ بھرتے ہیں اور جس دن آٹا نہ آوے اُس روز فاقہ۔ اُن کی بیوی کہتی تھی کہ اب ہمارے پر رات پڑ گئی ہے۔ منہ

زندہ رہا ہے غرض یہ الہام اُن کا بھی جو مباہلہ کے رنگ میں تھا اُنہیں پر پڑا اور جو معنے اس کے واقعات نے ظاہر کئے ہیں وہ یہی ہیں کہ جو پہلے ہلاک ہونے والا ہے وہی فرعون ہے اور جو موسیٰ کے قائم مقام ہے اس کی نسبت دوسرا الہام ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۔ جس کے یہ معنی ہیں دشمن اُن کی زندگی میں ہی لاولد مرے گا اور ہر ایک نعمت اور برکت سے محروم رہے گا اور اس کی بکلّی بیخ کنی کی جائے گی۔ اگر یہ دونوں الہامات مولوی عبدالرحمٰن محی الدین صاحب شائع نہ کرتے اور جیسا کہ اُن کے خط کی ابتدا میں ہی اُن کا میری نسبت یہ ارادہ نہ ہوتا کہ جمیع اہل اسلام کی نظر میں ذلیل کیا جاؤں اور مجھ کو تمام لوگ فرعون سمجھ لیں اور میرے مرنے کے بعد مجھے مفتری اور کذّاب کہہ کر میرے پر ہمیشہ لعنتیں بھیجتے رہیں تو خدا تعالیٰ اُن کو اس قدر جلد ہلاک نہ کرتا لیکن انہوں نے تو الہام سُنا کر تمام دنیا کو اپنے الہام کے ذریعہ سے یہ ترغیب دی کہ وہ مجھے کافر اور منافق اور لعنتی سمجھ لیں اور میں ان کی زندگی میں مع اپنے تمام فرزندوں کے مر جاؤں اور میرا تمام کاروبار بگڑ جائے اور وہ ولی اللہ اور کراماتی ثابت ہو جائے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ ایک صادق کے حق میں ایسی ذلت روا نہیں رکھتا اور نہیں چاہتا کہ ایک سچا سلسلہ تباہ ہو جاوے کیونکہ اِس صورت میں وہ خود اپنے سلسلہ کا دشمن ہوگا سو خدا تعالیٰ کو یہی فیصلہ پسند آیا کہ خود انہیں کو ہلاک اور تباہ کر دیا اور اس دعا کے بعد کوئی لڑکا اُن کے گھر میں پیدا نہیں ہوا بلکہ پہلا ایک لڑکا بھی فوت ہو گیا اور ہزارہا لوگوں کو خبر ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میں نے یہ الہام شائع کیا ہوا ہے کہ **انّی مھین من اراد اھانتک** پس اِس میں کیا شک ہے یہ عبدالرحمٰن محی الدین نے میرے ذلیل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا مجھے فرعون بنایا میری بیخ کنی کے لئے پیشگوئی کی میری اولاد مرنے کی خبر دی کہ سب مر جائے گی پس اگر میں پہلے اس سے مر جاتا تو اس میں کیا شک تھا کہ اس کے تمام دوست میری موت کو اس کی کرامت بناتے۔ اور اگر میری اولاد بھی مر جاتی تو دو کرامتیں اُن کی مشہور ہو جاتیں مگر خدا تعالیٰ نے اُن کے اس الہام کے بعد تین لڑکے مجھ کو اور دیئے اور بموجب اپنے وعدے

﴾۳۵۸﴿

انّی مھین من اراد اھانتک کے محی الدین کو میری زندگی میں ہی ہلاک کر کے اس کی ذلت ظاہر کر دی اور نہ صرف اِس قدر بلکہ اُس کے الہام **انّ شانئک ھو الابتر** کے بعد نہ صرف تین بیٹے اور مجھ کو دیئے بلکہ یہ بھی کیا کہ اس کی بیوی کو لاولد رکھا اور اِس طرح پر میری عزت کا ثبوت دُنیا پر ظاہر کیا خدا تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وفادار بندوں کے لئے کون غیرتمند ہوسکتا ہے اُس نے میرے لئے غیرت دکھلائی۔ افسوس کہ عبدالرحمٰن محی الدین نے باوجود مولوی اور ملہم کہلانے کے خدا تعالیٰ سے کچھ خوف نہ کیا اور وعید وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[1] سے کچھ نہ ڈرا۔ تب خدا تعالیٰ کے وعدہ **انّی مھین من اراد اھانتک** نے اس کو پکڑ لیا پس میرے لئے یہ ایک بڑا نشان ہے کہ جو شخص میرے تباہ کرنے کے لئے ایک الہام پیش کرتا تھا وہ خود ہی تباہ اور ہلاک ہو گیا۔ چونکہ عبدالرحمٰن محی الدین علماء کے خاندان میں سے تھا اور ہزاروں انسانوں پر اُس کا اثر تھا اور علاوہ اس کے وہ پیرزادگی اور الہام کا بھی مدعی تھا اور اُس نواح میں ایک بڑا مشہور اور مرجع خلائق تھا۔ اِس لئے خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اس کے قول سے لوگ ہلاک ہوں۔ پس یہی بھید ہے کہ اس کے الہام کے بعد جس کے رو سے وہ میری ہلاکت اور تباہی کا منتظر تھا خدا نے اُسی کو ہلاک کیا اور میرے پر صدہا برکتیں نازل کیں اور الہام اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کے بعد اُسی پر دروازہ نسل بند کر دیا اور مجھے اُس کے الہام کے بعد تین بیٹے اور دیئے۔ کہاں گیا اُس کا الہام اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ کون اس میں شک کر سکتا ہے کہ اگر یہ الہام اُس کا پورا ہو جاتا اور وہ زندہ رہتا اور میں ہلاک ہو جاتا اور اُس کے اولاد ہوتی اور میں ابتر رہ جاتا تو وہ لاکھوں انسانوں میں کراماتی مشہور ہو جاتا آگے اُن کا پیرزادگی کا خاندان تھا ہی پس اِس کرامت سے تو لکھو کے والا اسم بامسمّٰی ہو جاتا اور لاکھوں انسان لکھو کے والہ کی طرف رجوع کرتے سو خدا نے بموجب مثل پنجابی ایک دم میں **لکھ توں ککھ** کر دیا اور حج کرنا بھی اُس کو مفید نہ ہوا۔ اور مکہ اور مدینہ کی راہ میں ہی فوت ہو گیا کیونکہ خانہ کعبہ ظالم کو بچا نہیں سکتا۔

﴿۳۵۹﴾

خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ جو شخص میرے ذلیل کرنے کے ارادہ کو انتہا تک پہنچا دیتا

[1] بنی اسرائیل:۳۷

ہے آخر وہ اُس کو پکڑتا ہے یا اُس کے مقابل پر کسی اور رنگ میں میرے لئے نشان ظاہر کر دیتا ہے اور دونوں باتوں میں سے ضرور ایک بات کر دیتا ہے یا دونوں پہلوؤں سے اپنا نشانِ قدرت دکھلاتا ہے سو چونکہ عبدالرحمٰن محی الدین نے میرے ذلیل کرنے کے لئے تمام مسلمانانِ پنجاب کی طرف ایک عام سرکلر جاری کیا اور کہا یہ مفتری ہے کذاب ہے منافق ہے کافر ہے فرعون ہے۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ ساتھ ہی یہ الہام بھی جڑ دیا کہ خدا اس کو تباہ کرے گا ہلاک کرے گا اس کی اولاد بھی مر جائے گی اور کوئی ان میں سے نہیں رہے گا۔ اِس لئے وہ اپنے غلو سے اِس لائق ہوگیا کہ خدا کا الہام **انّی مھین من اراد اھانتک** اس کی ذلّت ظاہر کرے۔ سو اِس سے زیادہ کیا ذلت ہوگی کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اگر میں اس کے الہام (کے) مطابق فرعون تھا تو چاہئے تھا کہ میں اس کے سامنے ہلاک ہوتا نہ کہ وہ اور نیز اس کے الہام میں یہ تھا کہ میں بے اولاد رہوں گا خدا نے اُس کی موت کے بعد تین لڑکے مجھے اور دئے پس اِس میں بھی اُس کی ذلت ہے کہ اُس کے الہام کے برخلاف ظہور میں آیا۔

﴿۳۶۰﴾

اور یہ جو میں نے لکھا ہے کہ جب کوئی میرے ذلیل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کبھی کسی اور رنگ میں بھی خدا تعالیٰ میرا نشان ظاہر کرتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ جب آتھم شرطی میعاد کے بعد مرا تو نادان لوگوں نے شور مچایا کہ وہ میعاد کے اندر نہیں مرا حالانکہ اُس نے شرط الہام پوری کر دی تھی کیونکہ اُس نے ساٹھ یا ستّر لوگوں کے روبرو دجّال کہنے سے رجوع کر لیا تھا اور شرط کو پورا کر دیا تھا مگر پھر بھی جن کی طینت پاک نہیں تھی اعتراض کرنے سے باز نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے میری نصرت اور تائید کے لئے لیکھرام کے مارے جانے کا نشان دکھلایا۔

ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا تو نادان مولویوں اور اُن کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اُس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے